1/20
36040/231

بسم اللہ الرحمن الرحیم

Date:

محترم جناب مفتی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ سے چند مسائل کے بارے میں رہنمائی چاہتے ہیں جو اکثر و بیشتر پیش آتے رہتے ہیں اور خلجان کا باعث بنتے رہتے ہیں براہ کرم شرعی رہنمائی فرما کر ممنون فرمائیں۔

(1) کسی شخص نے زخم پر روئی کا پنبہ یا دوائی کا لیپ لگا کر اسکے اوپر پٹی باندھی ہو اور پھر بھی یہ محسوس ہوتی کہ اندر ہی اندر پیپ خون یا گرا ہوا پانی بہہ رہا ہے یا بہنے کا وہم ہو تو ایسی صورت میں وضو اور نماز کا کیا حکم ہوگا؟ اور پٹی تبدیل کرنا ضروری ہوگی یا نہیں؟ مستقل معذور اور کبھی کبھار پیش آنے کے اعتبار سے بھی فرق ہوگا یا نہیں؟

(2) اگر زخم پر صرف مستقل پٹی باندھی ہو اسکے اندر کچھ نہ رکھا ہو یا سنی پلاسٹ یا پلستر لگایا ہوا ہو اور خون یا پیپ تری کی صورت میں پٹی پر ظاہر ہو جائے لیکن بہے نہیں تو یا بہہ جائے تو دونوں صورتوں میں نماز اور وضو درست ہوگا یا نہیں؟ کیا اس صورت میں بھی پٹی تبدیل کرنا پڑے گی

(3) اگر زخم پر کوئی چیز باندھی ہوئی نہیں ہے بلکہ زخم کھلا ہوا ہے اور اس پر کپڑا لگنے سے کپڑے پر بہت بڑا نشان بن جاتا ہے تو اس صورت میں کپڑا ناپاک ہوگا؟ کیا وضو درست رہے گا؟

(4) اگر زخم ٹھیک نہ ہوا ہو اور وضو کرنے کے بعد پٹی کھول کر دوبارہ باندھی جائے یا نئی پٹی کی جائے تو وضو اور مسح کا اعادہ ضروری ہوگا یا وضو اور مسح کئے بغیر نماز ادا کرنا درست ہوگا؟

براہ کرم ان سوالات کا اطمینان بخش جواب عنایت فرما کر ممنون فرمائیں

المستفتی

محمد یوسف صدیق

0332-3432688

دار الافتاء
فتوی نمبر 82/1580

(جواب منسلک)

Quality Paper Products

Scanned by CamScanner

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامدًا ومصلّیاً

سوالات کے جواب سے پہلے بطورِ تمہید عرض ہے کہ:

اوّل: اگر زخم سے خون/ پیپ یا پیپ نما گدلا پانی نکل کر زخم کے منہ تک محدود رہے، اس سے تجاوز نہ کرے تو اس سے وضو نہیں ٹوٹے گا۔

دوم: لیکن اگر زخم سے خون/ پیپ یا پیپ نما گدلا پانی نکل کر بہہ پڑے تو اس کی دو صورتیں ہیں:

(الف): زخم سے خون/پیپ یا گدلا پانی مسلسل اس طرح بہتا رہتا ہو کہ اسے کسی تدبیر سے روکنا ممکن نہ ہو اور ایک نماز کے مکمل وقت میں اتنا موقعہ بھی پاکی کا نہ ملے جس میں وضوء کرکے صرف فرض نماز ادا کی جاسکے تو ایسی صورت میں وہ شخص شرعاً "معذور" شمار ہوگا اور اس پر معذور کے احکام جاری ہونگے، آئندہ اس پر معذور کا حکم باقی رہنے کیلئے ہر نماز کے وقت میں ایک مرتبہ مذکورہ عذر کا پیش آجانا کافی ہے، مستقل جاری رہنا لازم نہیں، البتہ اگر ایک نماز کا کامل وقت اس طرح گذر جائے کہ اس میں ایک مرتبہ بھی وہ عذر پیش نہ آئے تو پھر وہ شخص "معذور" نہیں رہے گا۔

(ب): لیکن اگر خون/ پیپ یا پیپ نما گدلا پانی مسلسل نہ نکلے یا مسلسل نکلے لیکن کسی تدبیر سے باآسانی اتنی دیر تک نجاست کو نکلنے سے روکنا ممکن ہو کہ اس میں وضوء کرکے فرض نماز ادا کی جاسکے تو ایسی صورت میں مذکورہ شخص شرعاً "معذور" نہیں بنے گا بلکہ نجاست کے نکلتے ہی مطلقاً وضوء ٹوٹ جائے گا۔

اس تمہید کے بعد سوالات کے بالترتیب جوابات ملاحظہ فرمائیں:

(۱)۔۔۔ صورتِ مسئولہ میں اگر زخم ایسا ہو کہ اس سے خون/ پیپ یا گدلا پانی وقفے وقفے سے نکلتا ہو (مسلسل اس طرح نہ ہو کہ تمہید میں مذکور تفصیل کے مطابق وہ شخص شرعاً معذور بن سکے) تو اس وقت اگر خون نکلنے کا محض شک یا وہم ہو تو اس کی طرف توجہ نہ دی جائے بلکہ نماز ادا کرنے کے بعد اگر دیکھنے سے باآسانی صورتِ حال معلوم ہوسکے تو دیکھ کر اس کے مطابق عمل کرلیا جائے۔

لیکن اس صورت میں اگر اس بات کا یقین یا ظنِّ غالب ہوجائے کہ خون یا پیپ اپنی جگہ سے نکل کر بہہ پڑی ہے یا اتنی مقدار میں نکلی ہے جو بہہ سکتی ہے لیکن روئی میں جذب ہونے کی وجہ سے نہیں بہی تو اس سے وضو ٹوٹ جائے گا (اگرچہ خون یا پیپ، روئی کے پنبہ/ سنی پلاسٹ/ دانے یا معمولی زخم پر لگے پلستر یا دوائی کے لیپ تک ہی محدود رہے، پٹی کے اوپر سے ظاہر نہ ہو) اور اگر نماز کے دوران نجاست خارج ہو تو نماز لوٹانی ہوگی۔

لیکن اگر زخم سے خون پےدرپے نکل کر مسلسل اس طرح بہتا رہتا ہو یا اس کا خروج اتنا جلدی جلدی ہو کہ تمہید میں مذکور تفصیل کے مطابق وہ شخص شرعاً "معذور" شمار ہو تو ایسی صورت میں نماز کا وقت داخل ہونے کے بعد صرف ایک مرتبہ وضو کر لینا کافی ہوگا، اس وضوء سے جتنی نمازیں چاہے (خواہ فرض و واجب ہوں یا سنت و نفل، ادا ہوں یا قضا) پڑھ سکتا ہے اور جو عبادت کرنا چاہے، کر سکتا ہے، اس دوران اگرچہ خون پےدرپے بہتی رہے (جب تک مذکورہ عذر کے علاوہ وضوء توڑنے والا کوئی اور سبب نہ پایا جائے) اس سے وضو نہیں ٹوٹے گا، البتہ نماز کا وقت ختم ہونے سے خود بخود وضو ٹوٹ جائے گا، دوسری نماز کے وقت نیا وضو کرنا ہوگا۔

البتہ جہاں تک پٹی تبدیل کرنے یا نہ کرنے کی بات ہے تو اس میں درج ذیل تفصیل ہے :

(الف): اگر زخم کی حالت ایسی ہو کہ خون آلود پٹی کھولنے سے زخم کو نقصان پہنچتا ہو یا خون آلود پٹی کھول کر صاف پٹی باندھنے کی صورت میں اگر نماز پڑھی جائے تو نماز سے فارغ ہونے سے پہلے پہلے اس پٹی پر مقدار درہم (ہتھیلی کی گہرائی جتنی مقدار) سے زیادہ خون لگ جائے تو ایسی صورت میں اس پٹی کو تبدیل کرنے کی ضرورت نہیں بلکہ اسی خون آلود پٹی میں نماز پڑھنا درست ہوگا۔

(ب): لیکن اگر خون آلود پٹی کھولنے سے زخم کو نقصان نہ پہنچتا ہو اور یہ پٹی کھول کر صاف پٹی باندھنے کی صورت میں نماز سے فارغ ہونے سے پہلے پہلے پٹی پر مقدار درہم (ہتھیلی کی گہرائی جتنی مقدار) سے زیادہ خون بھی نہ لگے تو ایسی صورت میں خون آلود پٹی میں نماز درست نہیں ہوگی، بلکہ اسے اچھی طرح دھونا یا دوسری پاک پٹی باندھنا ضروری ہوگا۔(والجزء الأخير ماخوذ من ۹۵۳/۳۵)

وفی رسائل ابنِ عابدین (ص ۶۰، ۶۱)

(الفائدة السابعة) ان من قدر علیٰ منع الناقض بربط او حشو او نحوهما لا یکون معذورا فلا تصح صلاته حال سیلانه بخلاف من لم یقدر علی ذلک قال فی التتار خانیة : صاحب الجرح السائل اذا منع الدم عن الخروج یخرج من ان یکون صاحب جرح سائل — وقد مر أن من قدر علیٰ منع حدثه لم یکن صاحب عذر نعم ان قویت المادة بنفسها ولم یقدر علی منعها — واستوعبت وقتا کاملا فهو معذور تجری علیه احکام المعذورین—الخ

وفی رسائل ابن عابدین (ص ۶۲)

قال فی الخلاصة وینبغی لمن رعف او سال من جرحه دم أن ینتظر آخر الوقت ان لم ینقطع الدم توضأ وصلی قبل خروج الوقت ویعصب الجرح وبر بطه فان سال الدم بعد الوضوء حتی نفذ الرباط لایمنعه من اداء الصلاة فان اصاب ثوبه

دار الافتاء

Scanned by CamScanner

من ذلک الدم فعليه ان يغسله ان کان مفيدا اما اذا لم يکن مفيدا بأن کان يصيبه مرة أخرى ثانيا وثالثا حينئذ لا يفترض غسله ـــ الخ

الدر المختار – (۱ / ۳۰۶)

(وَإِنْ سَالَ عَلَى ثَوْبِهِ) فَوْقَ الدِّرْهَمِ (جَازَ لَهُ أَنْ لَا يَغْسِلَهُ إنْ كَانَ لَوْ غَسَلَهُ تَنَجَّسَ قَبْلَ الْفَرَاغِ مِنْهَا) أَيْ: الصَّلَاةِ (وَإِلَّا) يَتَنَجَّسْ قَبْلَ فَرَاغِهِ (فَلَا) يَجُوزُ تَرْكُ غَسْلِهِ، هُوَ الْمُخْتَارُ لِلْفَتْوَى،

مراقي الفلاح – (۱ / ۸۱)

وكفى المسح على ما ظهر من الجسد بين عصابة المفتصد) ونحوه إن ضره حلها تبعا للضرورة لئلا يسري الماء فيضر الجراحة وإن لم يضر الحل حلها وغسل الصحيح ومسح الجريح

حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح – (۱ / ۸۹)

قوله (وكفى المسح الخ) هو الأصح كما في الذخيرة وغيرها وعليه مشى في مختارات النوازل لأنه لو كلف غسل ذلك الموضع ربما تبتل العصابة وتنفذ البلة إلى موضع الفصد فيتضرر وقيل يفترض إيصال الماء إلى الموضع الذي لم تستره العصابة لأنه باد أي ظاهر

قوله (ونحوه) كخرقة الجراحة والقرحة والكي والكسر لأن الضرورة تشمل الكل

قوله (إن ضره حلها) قال في هداية الناطفي ليس عليه أن يغسل ما تحت العصابة من غير موضع الجراحة إن كان حل العصابة يضر بالجراحة وإن كان لا يضر حلها ولكن نزعها عن موضع الجراحة يضر بالجراحة فإن عليه أن يحلها ويغسل ما تحتها إلى أن يبلغ موضعا يضر بالجراحة ثم يشد العصابة ويمسح على موضع الجراحة اه

(۲)ـــــ صورتِ مسئولہ میں اگر زخم ایسا ہو کہ اس پر پٹی وغیرہ نہ بھی باندھی جاتی تب بھی اس بات کا غالب گمان تھا کہ خون / پیپ وغیرہ نکل کر نہ بہتی بلکہ زخم کے اندر ہی رہتی تو ایسی صورت میں محض خون / پیپ وغیرہ کی تری، پٹی / پلستر یا سنی پلاسٹ پر ظاہر ہونے سے وضوء نہیں ٹوٹے گا (خواہ وہ تری ایک درہم یعنی ہتھیلی کی گہرائی جتنی مقدار سے زائد بھی پھیل جائے) ایسی حالت میں پڑھی گئی نماز بھی درست ہوگی ۔ لیکن اگر خون یا پیپ اتنی مقدار میں تھی جو نکل کر بہہ سکتی تھی تو اس صورت میں وضوء اور پٹی تبدیل کرنے یا نہ کرنے کے بارے میں تفصیل، جواب نمبر ایک (۱) میں گزر چکی ہے، اس کے مطابق عمل کر لیا جائے۔

دار الافتاء

وفي منحة الخالق (۱/۳۳)

فما ليس له قوة السيلان اذا أصاب الثوب منه ولو كان في محال كثيرة لا ينجس لأن المحل المصاب لا يصل منه اليه إلا بلل غير سائل فهو طاهر وكذا باقي المحل

Scanned by CamScanner

وكذلك اذا أصاب مائعا لا ينجسه على الصحيح وهذه مسئلة عمت بها البلوئ وكثر السؤال عنها—الخ

البحر الرائق – (١ / ٣٤)

ولو ربط الجرح فنفذت البلة إلى طاق (((ضــاق))) لا إلى الخارج نقض قال في فتح القدير ويجب أن يكون معناه إذا كان بحيث لولا الرباط ســال لأن القميص لو تردد على الجرح فابتل لا ينجس ما لم يكن كذلك لأنه ليس بحدث

حاشية ابن عابدين (رد المحتار) – (١ / ١٣٥)

(قَوْلُهُ: لَوْ مَسَحَ الدَّمَ كُلَّمَا خَرَجَ إلَخْ) وَكَذَا إذَا وَضَعَ عَلَيْهِ قُطْنًا أَوْ شَيْئًا آخَرَ حَتَّى يُنَشِّفَ ثُمَّ وَضَعَهُ ثَانِيًا وَثَالِثًا فَإِنَّهُ يَجْمَعُ جَمِيعَ مَا نُشِّفَ، فَإِنْ كَانَ بِحَيْثُ لَوْ تَرَكَهُ سَالَ نَقَضَ، وَإِنَّمَا يُعْرَفُ هَذَا بِالِاجْتِهَادِ وَغَالِبِ الظَّنِّ

حاشية ابن عابدين (رد المحتار) – (١ / ٣٠٦)

(قَوْلُهُ: وَأَفَادَ) أَيْ: بِقَوْلِهِ فَإِذَا خَرَجَ الْوَقْتُ بَطَلَ، فَإِنَّ الْمُرَادَ بِهِ وَقْتُ الْفَرْضِ لَا الْمُهْمَلِ

الدر المختار – (١ / ٣٠٧)

(فُرُوعٌ) يَجِبُ رَدُّ عُذْرِهِ أَوْ تَقْلِيلُهُ بِقَدْرِ قُدْرَتِهِ وَلَوْ بِصَلَاتِهِ مُومِيًا، وَبِرَدِّهِ لَا يَبْقَى ذَا عُذْرٍ بِخِلَافِ الْحَائِضِ

حاشية ابن عابدين (رد المحتار) – (١ / ٣٠٧)

(قَوْلُهُ: أَوْ تَقْلِيلُهُ) أَيْ: إنْ لَمْ يُمْكِنْهُ رَدُّهُ بِالْكُلِّيَّةِ (قَوْلُهُ: وَلَوْ بِصَلَاتِهِ مُومِيًا) أَيْ: كَمَا إذَا سَالَ عِنْدَ السُّجُودِ وَلَمْ يَسِلْ بِدُونِهِ فَيُومِئُ قَائِمًا أَوْ قَاعِدًا، وَكَذَا لَوْ سَالَ عِنْدَ الْقِيَامِ يُصَلِّي قَاعِدًا، بِخِلَافِ مَنْ لَوْ اسْتَلْقَى لَمْ يَسِلْ فَإِنَّهُ لَا يُصَلِّي مُسْتَلْقِيًا. اهـ. بِرْكَوِيَّةٌ.

(قَوْلُهُ: وَبِرَدِّهِ لَا يَبْقَى ذَا عُذْرٍ) قَالَ فِي الْبَحْرِ: وَمَتَى قَدَرَ الْمَعْذُورُ عَلَى رَدِّ السَّيَلَانِ بِرِبَاطٍ أَوْ حَشْوٍ أَوْ كَانَ لَوْ جَلَسَ لَا يَسِيلُ وَلَوْ قَامَ سَالَ وَجَبَ رَدُّهُ، وَخَرَجَ بِرَدِّهِ عَنْ أَنْ يَكُونَ صَاحِبَ عُذْرٍ، وَيَجِبُ أَنْ يُصَلِّيَ جَالِسًا بِإِيمَاءٍ إنْ سَالَ بِالْمَيَلَانِ؛ لِأَنَّ تَرْكَ السُّجُودِ أَهْوَنُ مِنْ الصَّلَاةِ مَعَ الْحَدَثِ. اهـ.

وَاسْتُفِيدَ مِنْ هَذَا أَنَّ صَاحِبَ كَيِّ الْحِمِّصَةِ غَيْرُ مَعْذُورٍ لِإِمْكَانِ رَدِّ الْخَارِجِ بِرَفْعِهَا ط، وَهَذَا إذَا كَانَ الْخَارِجُ مِنْهُ فِيهِ قُوَّةُ السَّيَلَانِ بِنَفْسِهِ لَوْ تُرِكَ وَكَانَ إذَا رَفَعَهَا يَنْقَطِعُ سَيَلَانُهُ أَوْ كَانَ يُمْكِنُهُ رَبْطُهُ بِمَا يَمْنَعُهُ مِنْ السَّيَلَانِ وَالنَّشِّ كَنَحْوِ جِلْدٍ، أَمَّا إذَا كَانَ لَا يَنْقَطِعُ فِي الْوَقْتِ بِرَفْعِهَا وَلَا يُمْكِنُهُ الرَّبْطُ الْمَذْكُورُ فَهُوَ مَعْذُورٌ وَلْنَتَمِّمْ بَقِيَّةَ الْكَلَامِ فِي نَوَاقِضِ الْوُضُوءِ.

وفى رسائل ابن عابدين (ص ٦١)

اذا كان صــاحب تلك الجراحة معوضا ووضع الحمصة فى وسطها والورقة فوقها وشد عليها بخرقة وتشربت تلك الحمصة من ذلك الخارج الذى ليس فيه قوة

دار الإفتاء

Scanned by CamScanner

السیلان بنفسه ووصلت الرطوبة والرشح الی الورقة والخرقة والی القمیص والثوب وبقیت یوما فاکثر لا ینتقض وضــوئه ولا یتنجس ثوبه وتصــح صــلاته مع ذلک المصــاب من ذلک الخارج ولا یکلف الی تغییرالورقة والرباط ونحوه وإن فحش ما أصابه وذاد علیٰ قدر الدرهم کما نقلناه سابقاـــالخ

وفی رسائل ابنِ عابدین (ص ۵۹)

(الفائدة السابعة) أن ما لیس فیه قوة السیلان غیر نجس— وفیه خلاف محمد— وفائدة الخلاف تظهر فی موضعین :

(الثانی) اذا أصـــاب ثوبه أو بدنه من ذلک الدم اکثر من قدر الدرهم هل یمنع جواز الصـــلاة علیٰ هذا الخلاف انتهیٰ، ونقل فی البحر والنهر عن الحدادی أن الفتویٰ علیٰ قول أبی یوســـف فیما اذا اصـــاب الجامدات کالثیاب والأبدان فلا ینجسهما وعلیٰ قولِ محمد فیما اذا أصاب المائعات کالماء وغیره انتهیٰ

(۳)ـــ اگر زخم سے خون بہانہ ہو بلکہ زخم کی جگہ پر رہے تو اگر ایسے خون کا نشان کپڑے پر لگ جائے تو چونکہ وہ نجس یا ناقضِ وضوء نہیں ہے اس لئے اس سے کپڑا ناپاک نہیں ہوگا(لأن ما لیس فیه قوة السیلان غیر نجس) البتہ اسے دھولینا بہتر ہے۔

البحر الرائق – (۱ / ۳۴)

ولو ربط الجرح فنفذت البلة إلی طاق (((ضــاق))) لا إلی الخارج نقض قال في فتح القدیر ویجب أن یکون معناه إذا کان بحیث لولا الرباط ســال لأن القمیص لو تردد علی الجرح فابتل لا ینجس ما لم یکن کذلك لأنه لیس بحدث

وفی منحة الخالق (۱/۳۳)

فما لیس له قوة السیلان اذا أصاب الثوب منه ولو کان فی محال کثیرة لا ینجس لأن المحل المصاب لا یصل منه الیه إلّا بلل غیر ســائل فهو طاهر وکذا باقی المحل وکذلک اذا أصاب مائعا لا ینجسه علی الصحیح وهذه مسئلة عمت بها البلویٰ وکثر السؤال عنهاـــالخ

(۴)ـــ اگر زخم ٹھیک نہ ہوا ہو اور وضوء کرنے کے بعد پٹی کھول کر دوبارہ باندھی جائے یا نئی پٹی کرنے کی نوبت آئے تو دوبارہ وضوء اور مسح کئے بغیر نماز ادا کرنا درست ہے، وضوء اور مسح کا اعادہ لازم نہیں ہے۔

بدائع الصنائع – (۱ / ۱٤)

جملة (((وجملة))) الکلام فیه أن الجبائر إذا سقطت فإما أن تسقط لا عن برء أو عن برء وکل ذلك لا یخلو من أن یکون في الصلاة أو خارج الصلاة: فإن سقطت لا عن برء في الصــلاة مضــی علیها ولا یستقبل وإن کان خارج الصــلاة

دار الافتاء

Scanned by CamScanner

يعيد الجبائر إلى موضعها ولا يجب عليه إعادة المسح وكذلك إذا شدها بجبائر أخرى غير الأولى بخلاف المسح على الخفين أنه إذا سقط الخف في حال الصلاة يستقبل وإن سقط خارج الصلاة يجب الغسل والفرق أن هناك سقوط الغسل لمكان الحرج كما في النزع فإذا سقط فقد زال الحرج وههنا السقوط بسبب العذر وانه قائم فكان الغسل ساقطا وإنما وجب المسح والمسح قائم وإنما زال الممسوح كما إذا مسح على رأسه ثم حلق الشعر أنه لا يجب إعادة المسح وإن زال الممسوح كذلك ههنا

مراقي الفلاح - (١ / ٨١)

(ولا يبطل المسح بسقوطها قبل البرء) لقيام العذر والجنابة والحدث سواء فيها ويجوز مسح العصابة العليا بعد مسح السفلى ولا يمسح السفلى بعد نزع العليا ولا يبطل مسحها بابتلال ما تحتها بخلاف الخف (ويجوز تبديلها بغيرها) بعد مسحها (ولا يجب إعادة المسح عليها) أي الموضوعة بدلا (والأفضل إعادته) على الثانية لشبهة البدلية ....

والله سبحانه وتعالى أعلم بالصواب

محمد وقاص

محمد وقاص

دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی

۱/صفر الخیر/۱۴۳۵ھ

۵/دسمبر/۲۰۱۳ء

الجواب صحیح
بندہ محمود اشرف غفر اللہ
۱/۲/۱۴۳۵ھ

الجواب صحیح
محمد یعقوب عفی عنہ
۱/۲/۱۴۳۵ھ

الجواب صحیح

۱/۲/۱۴۳۵ھ

الجواب صحیح

۱/۲/۱۴۳۵ھ

الجواب صحیح
عبد المنان عفی عنہ
۳-۲-۱۴۳۵ھ

دار الافتاء